سوال

ں کی خلاف فیصلہ (370) کو تبدیل کرنا شرعاً ضروری ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فوت شدہ امیر کا فیصلہ جو کتاب وسنت سے بالاتر ہو۔ موجودہ امیر حالات کے پیش نظر تبدیل کر سکتا ہے کہ نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة الله وبركاته!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ن کے خلاف فیصلہ کو تبدیل کر کے اس کو کتاب وسنت کے مطابق کرنا جائز ہی نہیں بلکہ فرض اور ضروری ہے اور خلاف شرع فیصلہ کو حالات کے تقاضوں اور نزاکتوں کے بہانہ سے قائم رکھنا ہرگز جائز نہیں کہ یہ تحاکم الی الطاغوت ہے جو کہ کسی طرح بھی جائز نہیں۔ کیونکہ یہ غلط فیصلہ برقرار رکھنا طاغوت (شیطان

ہ اسلام کے نظام عدل کے موافق عدل وانصاف پر مبنی فیصلے ہوں جیسا کہ اللہ نے فرمایا: وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ (النساء: 58) جب لوگوں کا (مقدمہ) فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو۔ اللہ تم کو اچھی نصیحت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس حکم سے واضح ہوا کہ غلط فیصلہ کو صحیح فیصلہ میں ڈھالنا شرعاً فرض ہے اور یہ انبیاء اور صلحاء کی سنت متوارثہ ہے چند نظائر پیش خدمت ہیں:

(1) حضرت سلیمان نے اپنے والد بزرگوار حضرت داؤد علیہ السلام کا مندرجہ ذیل اجتہادی فیصلہ تبدیل کر دیا تھا قرآن میں ہے وَدَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ (الانبیاء 78)

نے داؤد (علیہ السلام) وسلیمان (علیہ السلام) کو سرفراز کیا۔ یاد کرو وہ موقع جبکہ وہ دونوں ایک کھیت کے مقدمے میں فیصلہ کر رہے تھے جس میں رات کے وقت دوسرے لوگوں کی بکریاں پھیل گئی تھیں، اور ہم ان کی عدالت خود دیکھ رہے تھے۔ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ ۚ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا ۔ الانبیاء 79 اس وقت ہم۔

اس مقدمے کی تفصیل مفسرین نے عموماً یہ بیان کی ہے کہ حضرت داود اور سلیمان کے پاس دو آدمی اپنے مقدمے لے کر آئے۔ ایک کہنے لگا کہ اس شخص کی بکریاں رات کے وقت میرے کھیت میں گھس کر ساری کھیتی چر چگ گئی ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے نقصان اور بکریوں کی قیمت کا اندازہ لگا

دیا (2)۔

، ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کرتے ہیں۔ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ الحدیث۔ کہ ایک دیہاتی آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کر دیجئے۔ دوسرے فریق نے بھی یہی کہا کہ اس نے سچ کہا ہے۔ آپ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطا

ں 289)

قبیصہ بن ذویب نامی نے حضرت ابو بکر صدیق سے اپنے پوتے کے ترکہ سے اپنا حصہ طلب کیا تو ابو بکرؓ نے فرمایا میرے علم کے مطابق کتاب وسنت میں آپ کا حصہ کوئی ذکر نہیں، لہذا آپ فی الحال واپس چلی جائیں۔ میں آپ کے حصہ کے متعلق اہل علم سے پوچھوں گا۔ جب اہل علم سے بات ہوئی تو حضہ

جناب مسروق بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروق منبر رسول ﷺ پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ کوئی شخص چار سو درہم سے زیادہ مہر نہ باندھے تو ایک عورت نے آیت وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا سناتے ہوئے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مہر میں ایک خزانہ دینے کی اجازت دے رکھی ہے تو، لہذا آپ کہ یہ پابندی عائد کر

حضرت علی کے پاس ایک زانی لایا گیا اور اس نے زنا کا اقرار کیا۔ حضرت علی نے پوچھا کہ تو شادی شدہ ہے۔ اس نے کہا ہاں شادی شدہ ہوں تو حضرت علی نے اس کو جیل بھیج دیا۔ دوپہر کے بعد بلایا اور لوگوں کے سامنے اس کا واقعہ بیان کیا تو حاضرین میں سے ایک نے کہا کہ اس نے نکاح ہے مگر جماع

طرح کا ایک واقعہ یہ ہے کہ حضرت علی نے چند زندیقوں کو آگ میں جلا ڈالا تھا۔ جب حضرت عبداللہ بن عباس کو اس کا علم ہوا تو حضرت علی کے اس غلط فیصلہ پر تنقید کرتے ہوئے فرمایا کہ علی کو آگ کا عذاب دینے کا حق نہ تھا۔ ان کو قتل کرنا چاہیے تھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے من بدل دینہ فاقتلو

ہزیل بن شرجبیل کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے سوال ہوا کہ ورثا میں ایک بیٹی۔ ایک پوتی اور ایک بہن ہو تو ترکہ کیسے تقسیم ہو گا تو ابو موسیٰ نے کہا کہ آدھا ترکہ بیٹی کو اور دوسرا آدھا بہن کو ملے گا اور توتی محروم رہے گی اور کہا کہ ابن مسعود نے مزید تصدیق کر لیں۔ سائل نے جا کر عبداللہ بن مسعود سے

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص869

محدث فتویٰ